بڑے جانور کی قربانی میں پورے سات حصے ہونا ضروری ہے یا کم بھی ہو سکتے ہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اس بار بڑی عید کے موقع پر ہم تین بھائی مل کر اپنی طرف سے بڑے جانور کی قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ تینوں بھائیوں میں سے ہر ایک کے حصے میں جانور کے دو حصے اور کچھ زائد گوشت آئے گا۔ شرعی رہنمائی چاہیے تھی کہ کیا ہم تین بھائی یوں مل کر بڑے جانور کی قربانی کر سکتے ہیں یا بڑے جانور کی قربانی کے لیے سات افراد کا ہونا ضروری ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعت مطہرہ کی روشنی میں بڑے جانور یعنی گائے، بیل یا اونٹ کی قربانی میں شریک ہونے والے افراد میں سے کسی بھی فرد کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں ہونا چاہیے، ہاں ساتویں حصے سے زیادہ ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے جانور میں سات سے کم افراد تو شامل ہو سکتے ہیں، لیکن سات سے زیادہ افراد شامل نہیں ہو سکتے۔ **پوچھی گئی صورت میں** چونکہ آپ تین بھائیوں میں سے کسی کا بھی حصہ ساتویں حصے سے کم نہیں، بلکہ اس سے زیادہ ہے۔ لہٰذا آپ کا یوں مل کر بڑے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے۔

تنویر الابصار مع در مختار میں لکھا ہے: ”(تجب ۔۔۔ شاۃ أو سبع بدنۃ) ھی الإبل و البقر، ولو لأحدھم أقل من سبع لم یجز عن أحد، وتجزی عما دون سبعۃ بالأولی ۔۔۔ ملتقطا“ یعنی: ایک بکری یا بڑے جانور جیسے اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے اور اگر ان میں سے کسی ایک کا ساتویں حصے سے کم ہو، تو کسی ایک کی طرف سے بھی جائز نہیں ہوگی **اور اگر شریک سات سے کم ہیں، تو قربانی بدرجۂ اولیٰ جائز ہے۔** (تنویر الابصار مع در مختار، جلد 6، صفحہ 316، دار الفکر، بیروت)

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، مولانا مفتی امجدی علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "جب قربانی کی شرائط مذکورہ پائی جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے، ساتویں حصہ سے کم نہیں ہوسکتا، بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکاء میں اگرکسی شریک کا ساتویں حصہ سے کم ہے، توکسی کی قربانی نہیں ہوئی، یعنی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اس کی بھی قربانی نہیں ہوئی، گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی ہوسکتی ہے، مثلاً: گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں، ہوسکتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ سب شرکاء کے حصے برابر ہوں، بلکہ کم و بیش بھی ہوسکتے ہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ جس کا حصہ کم ہے، تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 335، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی اعظم پاکستان، مفتی وقارالدین رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ **تین اشخاص یعنی زید، خالد اور عمر نے مل کر گائے کی قربانی کا فیصلہ کیا۔** تو عرض خدمت ہے کہ گائے کی قربانی میں کیا سات حصہ داروں کو ہونا ضروری ہے یا کہ قربانی میں تین یا پانچ اشخاص مل کر بھی کرسکتے ہیں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ: "قربانی کی شرط یہ ہے کہ بکری، بھیڑ وغیرہ صرف ایک آدمی کرسکتا ہے جبکہ گائے اور اونٹ وغیرہ میں زیادہ سے زیادہ سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں اور سات سے کم بھی شریک ہوسکتے ہیں، **مگر شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو۔**" (وقارالفتاوی، جلد2، صفحہ 473، بزم وقارالدین)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0006

تاریخ اجراء: 09ذوالحجۃ 1446ھ/06جون 2025ء